بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈن نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومِ جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۲۰/۵۵ | ۷ صلح ۱۳۴۵ ہش ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ | ۷ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے

جو وقت اپنے وضع کردہ وظائف میں صرف کرنا ہے وہ قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالےٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز ملزم ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کیلئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے۔ پھر آگے چل کر اور قسم کا چنتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی؟ خدا تعالےٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں رات سے اگر سورۂ یٰسٓ پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک صوری اور ایک معنوی

صوری یہ کہ کبھی کلامِ الٰہی کو پڑھا ہی نہ جائے۔ جیسے کہ اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کی برکات و انوار و رحمتِ الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا پس دونوں اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶)

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۶ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

— ربوہ ۲ جنوری۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ آپ کی طبیعت بالعموم ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— ربوہ ۶ جنوری۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور تنزانیا (مشرقی افریقہ) میں تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۵ء بروز بدھ شام کو بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر آپ کو پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب نے آپ کو ہار پہنا کر اور پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں آنا مبارک کرے اور بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

— مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بی۔ ایس سی ایم ایڈیٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ و مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ معدہ میں پھوڑا نکل آنے کے باعث پھر بہت بیمار ہو گئے ہیں اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ دو ایک روز میں اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اپریشن کو کامیاب کرے۔ اور مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— ربوہ ۶ جنوری۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب ایم این سنڈیکیٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ بعارضہ نمونیہ بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین

— حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔" (افسر امانت تحریک

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۶ء

دُعا کی تاثیر

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "دُعا" پر اتنا زور دیا ہے کہ آپ کی تحریرات پڑھنے والا سمجھنے لگتا ہے کہ اسلام کا اوڑھنا بچھونا ہی گویا دعا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر انسانی حرکت کے لئے دُعا تجویز فرمائی ہے۔ جاگنا۔ سونا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ آنا جانا۔ کھانا پینا۔ الغرض کوئی انسانی فعل ایسا نہیں ہے۔ جس کے لئے آپ کو احادیث نبوی میں خاص دعا موجود نہ ملے۔

انسان کا علم جس پر اس کو اتنا ناز ہے اتنا محدود ہے کہ اس کو یہ بھی خبر نہیں۔ کہ ابھی ایک لمحہ میں کیا سے کیا ہو جائے گا۔ انسان نے اپنی مدد کے لئے ہزاروں قسم کے ہتھیار ایجاد کر لئے ہیں تاکہ وہ اپنی محدود قوتوں میں اضافہ کرے مگر اس کے باوجود ایک نہایت محدود حد سے اس کی قوتیں آگے نہیں بڑھیں۔ انسان بیٹھا ہو تو وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے کون کھڑا ہے۔ اگر وہ سامنے دیوار میں آئینہ لگا لے تو اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی دوسرا انسان کھڑا ہے۔ وہ آئینہ ساتھ ساتھ لئے نہیں پھر سکتا۔ اس کمرہ سے نکلے تو یہ بات ختم ہو جاتی ہے۔ الغرض باوجود سامان رسل و رسائل کی فراوانی کے انسان کا علم ایک حد سے آگے نہیں بڑھتا۔ آگے ایک غیر محدود غیر معلوم دنیا کا بحر ذخار پڑا ہے۔ ہم کوئی کام کرتے ہیں اور لاکھ تدبیروں سے کام لیتے ہیں۔ مگر اس کا انجام ایک حد تک ہم جان سکتے ہیں۔ امریکہ والوں نے عرصہ ہوا ایک سمندری جہاز ایسے سازو سامان سے تیار کیا تھا کہ ان کو غرور ہو گیا تھا کہ یہ جہاز کبھی غرق نہیں ہو گا مگر واقعہ یہ ہے کہ جب یہ جہاز پہلی دفعہ ہی سمندر میں ڈالا گیا۔ تو چند گھنٹے نہ لگے کہ وہ غرق ہو گیا۔

آج دنیا کو اس بات پر بڑا ناز ہے کہ اس نے علم طب میں کمال کر لیا ہے۔ مگر کوئی بڑے سے بڑا ڈاکٹر بھی یہ دعوے نہیں کر سکتا کہ وہ مریض کی جان بچا لے گا اسی طرح آج زراعت کے بہت سے سامان پیدا ہو گئے ہیں مگر کوئی بڑے سے بڑا ماہر زراعت بھی یہ دعوے نہیں کر سکتا کہ وہ ملک میں قحط نہیں پڑنے دے گا۔ ایک سال بارش نہ ہو تو انسان کی تمام تدبیریں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ انسان خواہ کتنی ترقی کر جائے اس کی ہر حرکت میں ایک لمحہ ایسا آتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے۔ انسان ابھی چنگا بھلا ہوتا ہے اور اچانک اس کا دل جواب دے دیتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔ ایک لمحہ میں انسان بالکل بے فکر ہوتا ہے مگر دوسرے لمحہ ہی میں اس کو کسی بڑی مصیبت سے دوچار ہونا پڑ جاتا ہے۔ وہ اچھا بھلا سوتا ہے مگر صبح مردہ پایا جاتا ہے۔ انسان خواہ دس ہزار افلاطونوں اور ارسطوؤں کی عقل حاصل کر لے وہ قدرت پر قابو نہیں پا سکتا۔

اس حقیقت کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے علم حاصل کر کے جان لیا تھا اور الٰہی اشاروں سے آپ نے ہر فعل کے لئے دعا تجویز فرمائی ہے کھانا کھانے یا پانی پینے لگو تو دعا کرو۔ حتیٰ کہ معمولی حاجات سے فراغت کے لئے دعا موجود ہے۔ گھر سے نکلو دعا کرو باہر سے آؤ دعا کرو۔ سوتے وقت دعا کرو۔ جاگو تو دعا کرو۔ کسی سے ملو تو دعا کرو۔ کسی سے جدا ہو تو دعا کرو الغرض کوئی فعل کرو دعا لازمی ہے۔ گویا دعا ایک حفاظت کا ہتھیار ہے۔ جس سے ہمیں ہر وقت لیس رہنا چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۱)

ایک خواب

ماہنامہ "ترجمان القرآن" اشاعت جنوری ۱۹۶۶ء میں "رسائل و مسائل" کے مستقل عنوان کے تحت "خوابوں کی پیروی" کی بظاہر سرخی جما کر ایک سوال اور اس کا جواب مودودی صاحب کے اپنے قلم سے شائع ہوا ہے۔ سوال مع جواب کے من و عن ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"سوال۔ میں گزشتہ نماز جمعہ کے بعد سو گیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ دو معمر سفید ریش بزرگ موجود ہیں۔ میں قریب آیا تو ان میں سے ایک حضرت مولانا ..... ہیں اور دوسرے ان سے زیادہ عمر رسیدہ ہیں ..... مولانا مجھے علیحدہ تنہائی میں لے گئے اور فرمانے لگے کہ تم مولانا مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی کی حمایت چھوڑ دو۔ یہ اچھی بات نہیں۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ اس دن سے عجیب تردد ہے کیونکہ میں تو صرف متاثرین میں سے ہوں اور میری طرف سے جماعت کی حمایت للّٰہیت پر مبنی ہے۔ اگر آنجناب کچھ تحریر فرما سکیں تو نوازش ہو گی۔"

جواب۔ اس معاملہ میں آپ کو مشورہ دینا میرے لئے مشکل ہے۔ آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس خواب کی پیروی کرنی چاہیئے یا نہیں۔ مگر میں اس بات کا بھی قائل نہیں رہا ہوں نہ اسے صحیح سمجھتا ہوں کہ جن معاملات میں ہمیں بحالت بیداری آنکھیں کھول کر عقل و علم کی روشنی میں رائے قائم کرنی چاہیئے ان کا مدار ہم خوابوں پر رکھ دیں اور ایسی حالت میں ان کے متعلق رائے قائم کریں جبکہ ابہام یا اضغاث احلام یا اغوائے شیطانی کے سارے امکانات کھلے ہوئے ہوں۔ جو خواب آپ نے دیکھا ہے وہ تو بہت معمولی قسم کا ہے۔ قادیانیوں میں سے بکثرت لوگوں نے اس سے بدرجہا زیادہ گمراہ کن خواب دیکھ ڈالے ہیں۔ جن کی بناء پر وہ راہ حق سے منحرف ہو کر قادیانیت اور اسی قسم کی دوسری ضلالتوں کی جانب مائل ہو گئے۔"

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۶ء ۵۵/۵۶)

ہم عرض کرتے ہیں کہ مودودی صاحب نے "احمدیوں" پر کیچڑ اچھال کر اپنی صفائی کو نہایت کمزور کر دیا ہے بلکہ خواب بین کا خواب خود ہی سچا ثابت کر دیا ہے۔ ایک شخص جو خواہ دوسروں پر کیچڑ اچھالنے لگتا ہے کوئی شریف انسان اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہم سائل کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان کا خواب بالکل سچا ہے وہ اس پر ضرور عمل کریں اسی میں ان کی فلاح ہے۔ تمام خواب ابہام اضغاث احلام یا اغوائے شیطانی نہیں ہوا کرتے۔ پھر معلوم نہیں مودودی صاحب نے یہ کس طرح کہہ دیا ہے کہ ان کی نیات کے متعلق صرف بحالت بیداری آنکھیں کھول کر عقل و علم کی روشنی میں رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ علم الملکوت کے متعلق کوئی فرشتہ بھی پہلے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

لفظ رُستگار کا تلفظ

— محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور —

(۱) یہ لفظ رُستگار۔ را کے زیر سے ہے۔ را کے پیش سے اسے رُستگار بولنا یا پڑھنا غلط ہے۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔ رُستن۔ رہا ہونا۔ نجات پانا۔ رُست۔ ماضی۔ گار۔ علامت اسم فاعل بمعنی والا یا لائق۔ پس رُستگار بمعنی چھوٹنے والا یا چھوٹنے کے لائق۔

(۲) رُستن را کے پیش سے بمعنی اُگنا۔ اس سے رُستگار نہیں آتا۔ البتہ رُستخیز اور رُستخیز (رہا ہونا۔ اٹھنا) بمعنی قیامت دونوں طرح درست ہے۔ لیکن رُستگار را کے زیر سے ہی درست ہے نہ کہ را کے پیش سے۔

درخواستِ دُعا

مکرم شیخ کظیم الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر

اور

جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریاں

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۶۵ء

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر مؤرخہ ۱۹ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے مندرجہ بالا عنوان پر جو اہم تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

زیّن للناس حبّ الشھوٰت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضّۃ والخیل المسوّمۃ والانعام والحرث ذٰلک متاع الحیوٰۃ الدّنیا واللّٰہ عندہٗ حسن المآب قل اؤنبّئکم بخیرٍ مّن ذٰلکم للّذین اتّقوا عند ربّھم جنّٰتٌ تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا وازواجٌ مّطھّرۃٌ وّرضوانٌ مّن اللّٰہ واللّٰہ بصیرٌ بالعباد ۝ الّذین یقولون ربّنا انّنا اٰمنّا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النّار ۝ الصّٰبرین والصّٰدقین والقٰنتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار ۝ شھد اللّٰہ انّہٗ لآ الٰہ الّا ھو والملٰئکۃ واولوا العلم قائمًا بالقسط لآ الٰہ الّا ھو العزیز الحکیم ۝

(آل عمران آیات ۱۴ تا ۱۸)

یعنی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہیں انسانوں کو عورتیں۔ بیٹوں۔ ڈھیروں ڈھیر سونے اور چاندی۔ اور نشان کئے گئے گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتیوں کی خواہشات کی محبت۔ یہ اس دنیا کی زندگی کے عارضی سامان ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے کی نہایت عمدہ جگہ ہے تو کہہ کیا میں تمہیں ان سے بہتر چیزوں کی خبر دوں۔ ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن میں نہریں جاری ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھتا ہے۔ اس کے بندے وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ پس تو ہمارے گناہوں کو بخش اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ وہ صبر کرنے والے ہیں۔ وہ کامل سچائی اختیار کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرنے والے ہیں اور وہ سحری کے وقتوں میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ اسکے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں اور فرشتے اور وہ اہلِ علم جو انصاف پر قائم ہیں انہوں نے بھی یہی گواہی دی۔ حقیقت میں ہی اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

دو قسم کی زندگی

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کی زندگی بیان فرمائی ہے۔ ایک وہ جس میں حیوانی جذبات اُبھرے ہوئے ہوں اور عورتوں بیٹوں اور دنیوی املاک کی طرف شدید میلان ہو۔ اور دوسری وہ جس میں انسان اپنی پیدائش کا حقیقی مقصد سمجھ جائے اور ان چیزوں سے بے نیاز ہوتا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف جُھک جائے اور اس کی طرف سے دائمی انعامات اور ہمیشہ کا آرام اور راحت پائے۔ پہلی قسم کی زندگی اپنے اندر بہت چمک دمک اور نفس حیوانی کو اپنی طرف مائل کرنے کی شدید خاصیت رکھتی ہے لیکن عارضی ہے اور تلخیوں اور ذلتوں سے بھری ہوئی۔ اسکے سب آرام دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتے ہیں۔ اور انجام حسرت ہوتا ہے۔ دوسری قسم کی یا روحانی زندگی بظاہر مشقت اور سختی اور اللہ تعالیٰ کے لئے قسم قسم کی مصائب اور مشکلات برداشت کرنے کی زندگی ہے لیکن اس کی مشقت میں عجیب لذت۔ اس کی سختی میں عجیب کشائش اور اس کے مصائب اور مشکلات میں عجیب راحتیں اور آسانیاں ہیں۔ اور اس کا انجام نہایت شیریں ہے۔

اس زندگی کے لئے جن اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کے پیدا کرنے کی ضرورت ہے ان کا ذکر ان آیات کے دوسرے حصے میں ہے

پہلی قسم کی یعنی حیوانی زندگی اپنی انتہائی صورت میں مغربی تہذیب میں ظاہر ہوئی ہے۔ وہی سب حیوانی جذبات اس تہذیب کی بنیاد ہیں۔

دنیوی زندگی ناپائیداری

دنیوی یا مادی یا حیوانی زندگی کس چیز کا نام ہے اور یہ کیسی ناپائیدار ہے اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

اعلموا انّما الحیٰوۃ الدّنیا لعبٌ ولھوٌ وزینۃٌ وتفاخرٌ بینکم وتکاثرٌ فی الاموال والاولاد کمثل غیثٍ اعجب الکفّار نباتہٗ ثمّ یھیج فتراہ مصفرًّا ثمّ یکون حطامًا وفی الاٰخرۃ عذابٌ شدیدٌ ومغفرۃٌ مّن اللّٰہ ورضوانٌ وما الحیٰوۃ الدّنیا الّا متاع الغرور۔

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۲۰)

یعنی یہ بات سمجھ لو کہ دُنیا کی زندگی نام ہے کھیل کود اور تماشہ اور فضول چیزوں میں شغف کا۔ اور زیب و زینت اختیار کرنے اور ایک دوسرے پر فخر کرنے اور اموال اور اولاد کی خواہش میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا۔ حالانکہ ان چیزوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ بارش سے پیداوار نکلتی ہے جو کسانوں کو بہت خوش کرتی ہے پھر وہ خوب لہلہاتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتی دیکھتا ہے اور پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں عذاب شدید ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان ہوگا (جو تینوں چیزیں ہی نہایت درجہ توجہ کے لائق ہیں اور ان کو مدنظر رکھ کر یہ دنیوی زندگی بسر ہونی چاہیئے تھی) اور یہ دنیوی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

لغوی لحاظ سے 'لعب' کے معنے ایسے کاموں کے ہیں جو محض لذتِ نفس اور تفریح طبع کے لئے کئے جائیں۔ اور ان میں کوئی اچھا مقصد مدّنظر نہ ہو۔ یا ایسے کام جن میں حقیقی فائدہ نہ ہو جیسا کہ بچّوں کے کام ہوتے ہیں کہ ان سے تکان تو ہوتی ہے لیکن کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر تاش یا شطرنج یا ہم چو قسم کھیلیں ہیں۔

(ترجمہ اصل عبارت اقرب الموارد)

اس لفظ کا اصل "لعاب" ہے یعنی مُنہ سے نکلنے والا تھوک۔ اس کے معنے ایسے فعل کے ہوتے ہیں جس میں کوئی صحیح یا اعلیٰ مقصد مدّنظر نہ ہو۔

(ترجمہ عبارت مفردات)

لھو کے معنے ہیں ایسے کاموں میں مشغول ہو جانا جو زیادہ ضروری اور اہم کاموں میں روک ڈال دیں۔

(ترجمہ عبارت مفردات)

لعب اور لھو میں تمام ایسی کھیلیں اور تماشے شامل ہیں جن کا اصل مقصود محض لذتِ نفس حاصل کرنا ہو۔ اور ان میں کوئی حقیقی فائدہ نہ ہو۔ اور ان میں جذب ہو کر انسان اصل کاموں سے غافل ہو جاتا ہو جیسا کہ سینما۔ تھیٹر۔ سرکس گانا بجانا خواہ مجلس میں ہو یا ریڈیو میں۔ ناچ رنگ۔ تاش۔ شطرنج۔ سگریٹ نوشی وغیرہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں لذتِ نفس کے سامان تو بہت ہیں لیکن اخلاقی اور روحانی حالت کو تباہ کرتی ہیں۔ بعض بہت زیادہ اور بعض کم۔ سینما کا نقصان تو خاص طور پر زیادہ ہے۔

لعب اور لھو کے بعد اس آیت میں زینت کا ذکر ہے۔ زینت سے مراد ہر قسم کی آرائش اور زیبائش ہے جو مال و دولت اور جاہ و حشمت کے اظہار کے لئے ہو۔ جیسا کہ قارون کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے فخرج علیٰ قومہٖ فی زینتہٖ (سورہ قصص آیت ۸۰) یعنی وہ اپنی قوم کے سامنے بڑے ٹھاٹھ اور آرائش کے ساتھ نکلا۔ یہ آرائش جسم پر بھی ہوتی ہے۔ لباس میں بھی ہوتی ہے مکان میں بھی ہوتی ہے اور باقی چیزوں میں بھی۔ اور اس میں غلو کا مقصد مال و دولت اور بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔

اس کے بعد تفاخر بینکم ہے۔ یعنی آپس میں فخر کا اظہار کرنا۔ یہ بھی روح

زندگی کے کلیتہً منافی ہے جو سرتاپا عجز و انکسار سکھاتی ہے۔ آپس میں فخر کرنا خالص مادی یا دنیادارانہ جذبہ ہے جسے اخلاقی یا روحانی حالت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

اس کے بعد فرمایا تکاثر فی الاموال والاولاد۔ یعنی مال اور اولاد کی خواہش میں ایک دوسرے سے بڑھنا۔ ہر وقت اسی تگ و دو میں لگے رہنا کہ کسی طرح سے مال زیادہ مل جائے اور اولاد زیادہ ہو جائے اور دنیاوی ترقی حاصل ہو جائے تاکہ دوسروں سے آگے نکل سکے۔ گویا یہی ایک چیز لینے کے لائق ہے۔

دنیا میں ہمیں یہی چیزیں نظر آتی ہیں جن کے پیچھے دنیادار لوگ بھاگ رہے اور پاگل ہو رہے ہوتے ہیں۔ انہی میں انہماک کا نام دنیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ سارے دھوکے کے سامان ہیں اور ایسا عارضی فائدہ رکھتے ہیں کہ دیکھتے دیکھتے ختم ہو جاتے ہیں اور پھر انسان محسوس کرتا ہے کہ میں نے تو ان پر انحصار کرنے میں دھوکہ کھایا۔ یہ تو ایسی چیزیں نہیں تھیں کہ جن کے حصول کے لئے زندگی خرچ کر دی جاتی اور آخرت کو بھلا دیا جاتا۔ حالانکہ آخرت کی زندگی دائمی ہوگی اور وہاں کا عذاب ناقابلِ برداشت ہوگا۔ اور وہاں اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور رضامندی کی انتہائی ضرورت ہوگی لیکن اس کی تیاری تو یہیں ہو سکتی تھی۔ وہاں تو صرف نتیجہ ہی سنایا جائے گا۔ اور انسان کے لئے اس سے زیادہ کیا حسرت ہو سکتی ہے کہ وہ دنیا کی ساری زندگی گزار کر خالی ہاتھ چلا جائے اور آخرت کا کوئی سامان ساتھ لے کر نہ جائے۔ ان تقول نفسٌ یا حسرتی علیٰ ما فرّطت فی جنب اللّٰہ وان کنت لمن الساخرین ۝

(پارہ ۲۴ سورہ زمر آیت ۵۶)

یعنی ایسا نہ ہو کہ اس وقت کوئی نفس یہ کہے کہ ہائے افسوس اس پر کہ میں نے اللہ تعالےٰ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کی اور ان کو اہمیت کی نگاہ سے نہ دیکھا۔

مغربی اقوام اس وقت الّذین ضلّ سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا (سورہ کہف آخری رکوع) کی مصداق ہو رہی ہیں۔ یعنی جن کی تمام تر کوششیں ورلی زندگی تک رہ گئیں اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھے اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ ساری باتیں جو اللہ تعالےٰ نے مادیت کی زندگی کے اجزاء کے طور پر گنائی ہیں ان اقوام کی تہذیب میں داخل ہو گئیں۔ ان کے افکار۔ ان کے اقوال اور ان کے اعمال سب انہی کے حصول کے لئے وقف ہو گئے۔

انہوں نے سمجھا کہ یہی ورلی زندگی ہے جو ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ یہی ان کی ساری آفتوں کا موجب ہوا۔

آخرت پر یقین ہی ہے جو انسان کو مادی دنیا سے الگ کرتا اور خدا تعالےٰ کی طرف جھکاتا ہے۔ اور روحانی زندگی کی تلاش کرواتا ہے۔ جب یہ یقین حاصل نہ ہو تو صرف یہی دنیا اور اس کی آسائشیں سامنے رہ جاتی ہیں لیکن اس کی مٹھاس کے نیچے ایک زہر ہے جسے ایک جاہل انسان دیکھتا نہیں۔ اور بالآخر ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس دنیوی زندگی کے لئے بھی کچھ اخلاقی پابندیوں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان کا مقصد اس زندگی کے عارضی فوائد کی حفاظت ہوتا ہے نہ کہ خدا کی رضا جوئی اور آخرت کی بہتری۔ اس لئے وہ ظاہری اخلاق روحانی ڈھانچہ بنانے سے قاصر رہتے ہیں۔ اگرچہ مادی لحاظ سے فائدہ پہنچا دیتے ہیں۔ یہی حال اس وقت مغربی اقوام کے اخلاق کا ہے۔ وہ سچ بولنے اور دیانتداری اور محنت کی وجہ سے اپنی تجارتوں میں تو فائدہ اٹھا گئے لیکن یہ ظاہری اخلاق انہیں شرک۔ جنسی بے راہ روی۔ نفس پرستی اور روحانی جذام سے نہ بچا سکے بلکہ وہ ان میں زیادہ سے زیادہ مبتلا ہوتے چلے گئے اور اب تو ان کے اس اخلاقی حصے میں بھی کمی واقع ہو رہی ہے اور ان پر دوسرے حصے کا اثر پڑ رہا ہے۔

چند برائیوں کا تجزیہ

اب ہم ان برائیوں کا مختصر سا تجزیہ کرتے ہیں جو اہلِ مغرب میں پیدا ہوئیں اور آہستہ آہستہ ہمارے اندر اثر انداز ہو رہی ہیں۔

(۱) عورتوں کا پردہ کے اندر نہ رہنا اور مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول رکھنا۔ یہ وہ حقیقت سب برائیوں کی جڑ ہے یہ انسان کے اس حصے کو چھیڑتی ہے جو سب سے زیادہ کمزور ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے کلام میں سب سے پہلے زیّن للنّاس حبّ الشّھوٰت من النساء فرمایا ہے یعنی طبائع میں عورتوں کے لئے سخت میلان ہے واقعہ بھی یہی ہے۔ ایک عام انسان میں سب کمزوریوں سے زیادہ یہ کمزوری موجود ہوتی ہے کہ وہ عورت کی خوبصورتی سے متاثر ہوتا ہے اور اس کی طرف جھکتا ہے اور اس کے ساتھ اپنی گری ہوئی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ بے پردگی اور مردوں سے عورتوں کا آزادانہ خلا ملا یہ مواقع پیدا کرتا ہے۔

قرآن کریم نے بھی ایک رنگ میں جذبہ شہوت کی تشبیہ طوفانِ نوح کے ساتھ دی ہے۔ ایک طرف حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی عورتوں کے ناجائز تعلق سے بچنا الّا من رحم ربی پر موقوف قرار دیا (سورہ یوسف آیت ۵۳) اور دوسری طرف طوفانِ نوح سے بچنے کے لئے الّا من رحم فرمایا (سورہ ہود آیت ۴۳) گویا دونوں کی کیفیت ایک ہی ہے۔ اور طوفانِ نوح کی طرح اس سے بھی صرف خدا تعالےٰ کا رحم ہی بچا سکتا ہے۔

مغربی اقوام میں پہلے بے پردگی آئی پھر عورتوں اور مردوں کا آزادانہ میل جول شروع ہوا اور پھر بدکاری پیدا ہوئی۔ آج سے قریباً دو سو سال پہلے انگلستان میں عورت کا عطر لگا کر باہر نکلنا جرم سمجھا جاتا تھا تا مرد اس کی طرف ناجائز طور پر مائل نہ ہوں۔ اب یہی فیشن ہے۔ قریباً پچاس سال قبل انگلستان کی پارلیمنٹ میں پہلی مرتبہ ایک عورت لیڈی ایسٹر (Lady astor) بطور ممبر آئی چرچل نے پارلیمنٹ میں کہا کہ ایک عورت کی موجودگی میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں غسل خانہ میں ہوں۔ لیڈی ایسٹر نے جواب دیا آپ کو یہ فکر نہیں ہونا چاہیئے آپ کوئی خوبصورت آدمی نہیں ہیں۔ اسکے بعد آہستہ آہستہ عورتوں کی تعداد میں زیادتی ہوتی گئی اور اب پارلیمنٹ اور محکمہ جات ان سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ مردوں کے دوش بدوش بیٹھتی ہیں۔ تجارت میں بھی ان کے حسن کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ دکانوں میں بطور ماڈل رکھا جاتا ہے جہاں ان کے جسم کے مختلف حصوں کے مظاہرے ہوتے ہیں۔ ہوٹلوں میں وہ نیم عریانی کی حالت میں مہمان نوازی کرتی ہیں۔ ہوائی جہازوں میں بطور ہوسٹس (Hostess) مسافروں کی مہمان نوازی کرتی ہیں۔ جہاں بھی مرد کے دل بہلانے اور اسکو مائل کرنے کا سوال ہوتا ہے عورت کو درمیان میں لایا جاتا ہے۔ اسکے نتیجے ظاہر ہیں۔ امریکہ کے صرف ایک چھوٹے سے قصبے میں بیسیوں کنواری لڑکیاں ایسی پائی گئیں جن میں سے ایک ایک لڑکی دسیوں لڑکوں سے تعلقات زوجیت قائم کر چکی تھی اور گندی بیماریوں میں مبتلا ہو چکی تھی۔ نیویارک میں گلی ۱۵ میں ایسی کنواریوں کے بچے جننے کیلئے ایک بڑا مکان بنایا گیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سال میں لاکھ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ ناجائز حمل گرائے جاتے ہیں اور ہر چھ امریکی بیویوں میں سے ایک شادی کے وقت حاملہ ہوتی ہے (ریڈرز ڈائجسٹ اگست ۱۹۶۳ء صفحہ ۷۶) ایسی ناجائز حمل والی لڑکیوں میں سے چالیس فی صدی ۱۱ اور ۱۹ سال کے درمیان ہوتی ہیں۔ یہ اعداد و شمار ۱۹۳۰ء اور ۱۹۴۰ء کے درمیان لئے گئے تھے۔ اسکے بعد ان میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے اور سخت شرمناک اور خوفناک صورت پیدا ہو چکی ہے۔ ۲۸ نومبر ۶۵ء کو امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے پاس جو اس بارہ میں رپورٹ پیش ہوئی ہے اس میں ہے کہ ہر سال ریاستہائے متحدہ امریکہ میں دس لاکھ سے زیادہ ناجائز طور پر حمل گرائے جاتے ہیں۔ (اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۳۰ نومبر ۶۵ء) تعلیمی اداروں میں بھی یہی حالت ہے۔ ان کے کسی قدر واقعات ایک مضمون Too much sex on Campus (یعنی تعلیمی اداروں میں جنسی بے راہ روی کا بے حد زور) میں دے گئے ہیں (ریڈرز ڈائجسٹ جون ۶۴ء صفحہ ۲۸)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیمی اداروں میں بھی لڑکے اور لڑکیاں اخلاقی لحاظ سے کس قدر تباہ ہو چکی ہیں۔ میں نے یہ اعداد و شمار انگریزی رسالوں سے لئے ہیں تا ان میں غلط بیانی یا مبالغہ نہ سمجھا جائے۔

اس انتہائی شرمناک بے حیائی کا اصل باعث بے پردگی ہوئی ہے۔ باقی سب اسی کے نتائج ہیں۔ اسی سے عورت اور مرد کا آزادانہ میل جول ہوا۔ یہانتک کہ باہمی مل کر ناچنے تک نوبت پہنچی۔ اسی سے فیشن پرستی ہوئی تا ایک دوسرے کے لئے زیادہ سے زیادہ کشش کا موجب ہوں۔ اسی سے بدمستی کی طرف توجہ ہوئی تا شہوانی جذبات بھڑک سکیں اور عقل کا پردہ بھی درمیان سے اٹھ جائے۔ ان تمام باتوں نے کلیتہً خدا تعالیٰ سے منہ پھیر دیا اور دنیا میں غرق کر دیا۔ بے پردگی کا یہ عالم ہو گیا کہ عورتوں نے ایک نہایت مختصر سا کپڑا ناف سے نچلے حصے کو ڈھانکنے کے لئے اور اسی قدر مختصر اوپر کے حصہ کو ڈھانپنے کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اب یہ رَو چل پڑی ہے کہ اوپر کے کسی حصہ کے ڈھانپنے کی سرے سے ضرورت ہی نہیں۔ پہلے یہ طرز نہانے کے وقت اختیار کی گئی۔ بعد میں اور جگہوں پر بھی ہونے لگی۔ ایک انگریزی رسالہ میں میں نے ایک کارٹون دیکھا کہ سردی کے موسم میں ایک عورت برائے نام لباس پہنے جا رہی ہے جس سے اسکے جسم کا اکثر حصہ ننگا تھا۔ نیچے لکھا تھا Are she going to catch men or cold یعنی کیا یہ مردوں کا شکار کرنے جا رہی ہے یا خود سردی کا شکار ہونے۔ یورپ میں ایک شہر ایسا بھی ہے جہاں مرد اور عورتیں مادرزاد ننگے رہتے ہیں۔ انگلستان میں بھی ایک لارڈ کے مکان پر ایسے اجتماعات ہوتے رہتے ہیں۔ یہ راستہ ہی ایسا ہے کہ انسان اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور سب اخلاقی پابندیوں کو توڑ دیتا ہے۔

ہمارے علاقہ میں ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک آدمی بجلی گرنے سے مر گیا۔ کسی نے پوچھا کہ بجلی کیسے گری دوسرے نے بتایا کہ وہ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ٹیلہ پر گیا تھا وہاں اس پر بجلی گر پڑی۔ تب اس پہلے نے کہا کہ آدھا راستہ تو وہ خود اوپر چلا گیا اس پر بجلی نہ گرتی تو اور کیا ہوتا یعنی اسی طرح آدھا راستہ بے پردگی اور مرد و عورت کے اختلاط سے طے ہو ہے۔ باقی تو جنسی بے راہ روی کی بجلی گرنے کے لئے آدھا ہی رہ جاتا ہے پھر وہ کیوں نہ گرے۔ (باقی)

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں ایک اہم تقریب

ملک کی ممتاز علمی شخصیتوں کی شرکت۔ ریڈیو اور پریس میں تذکرہ، اسلام سے بڑھتی ہوئی دلچسپی

(مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ۔ ہالینڈ)

دسمبر ۶۵ء میں ہالینڈ کی مسجد کو بنے پورے دس سال ہو گئے۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۱ دسمبر بعد دوپہر مسجد میں ایک اہم تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ملک کی ممتاز علمی شخصیتوں نے حصہ لیا اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی اسلامی مساعی کا اعتراف کرتے ہوئے خراج تحسین ادا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہالینڈ کی مسجد جو "مسجد مبارک" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا افتتاح حضور اقدس کے ارشاد سے مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے دسمبر ۵۵ء میں فرمایا تھا آج اس واقعہ کو دس سال ہو رہے ہیں۔ اس اہم واقعہ کی یاد میں مورخہ ۱۱ دسمبر کو ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہی۔ اس موقعہ پر احباب جماعت کے علاوہ بہت سے اسلام دوست مستشرقین مصنفین اور مقررین نے شرکت کی۔ ہالینڈ کی مشہور انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سٹڈیز جس میں سینکڑوں طلبہ باہر سے اعلیٰ تعلیم کے لئے آتے ہیں۔ اس کے دو اسسٹنٹ ڈائرکٹرز نے اس تقریب میں شرکت کی۔ اسی طرح ایمسٹرڈم یونیورسٹی کے دو پروفیسرز جن میں سے ایک ملک کے ممتاز مستشرق ہیں اس موقعہ پر تشریف لائے۔ یہ پروفیسر جماعت کی مساعی کے بڑے معترف ہیں۔ اور اکثر ان خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی طرح ایمسٹرڈم سے ڈاکٹر میلہ اور ہیگ سے ایک مشہور مستشرق ڈاکٹر فرائی تاخ نے شرکت کی ایک اور مشہور مصنف اور فلاسفر مسٹر ہویک جو ہم سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر تشریف لائے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی قابل قدر ہستیاں اس موقعہ پر موجود تھیں۔ ڈپلومیٹک حلقوں میں سے بھی بعض معززین نے شرکت کی۔ جن میں سے پاکستان اور ترکی سفیر صاحبان خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ دیر تک مسجد میں تشریف فرما رہے۔

پریس کی طرف سے بھی اس موقعہ پر خاص دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ یہاں کی مرکزی نیوز ایجنسی کے نمائندہ کے علاوہ محکمہ براڈکاسٹ کے تین مختلف اداروں کے نمائندگان موجود تھے جنہوں نے اپنے اپنے رنگ میں مختصر انٹرویو ریکارڈ کئے جو شام کو ہالینڈ ریڈیو سے نشر ہوئے۔ رات کی خبروں میں خاص طور پر اس تقریب کا ذکر تھا۔ اور اس کے بعد پریس میں بھی یہ خبر وسعت کے ساتھ آئی۔ پریس کی خبر میں یہ امر خاص طور پر بیان کیا گیا تھا کہ کچھ عرصہ سے ہالینڈ میں اسلام سے دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ اور اس ضمن میں خاص طور پر احمدیہ مشن کا ذکر کیا جس کو ہالینڈ کے اسلامی حلقوں میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

جب ہم ہالینڈ میں اس اہم تقریب کو شادال و فرحاں منانے میں مصروف تھے تو ہمارے قلوب ایک درد اور غم کے جذبات کو بھی اپنے اندر لئے ہوئے تھے کہ اس مسجد کا اصل بانی۔ ہمارا پیارا آقا۔ ہمارا اولوالعزم امام جس کی انتھک کوششوں سے نہ صرف ہالینڈ کی مسجد بنی۔ بلکہ دنیا کے دور دراز علاقوں میں سینکڑوں مساجد کا قیام عمل میں آیا۔ ہم میں موجود نہیں۔ یہ ایک نقصان عظیم ہے ہر دم ہمارے حزیں دل سے یہی صدا نکلتی ہے کہ اے خدا تو اپنے ہی فضل سے ہماری تسکین کا سامان فرما۔ کہ تیرے سوا اور کوئی اس غم کا مداوا نہیں اللہ تعالیٰ اس جانے والے مقدس اور بابرکت وجود پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرماوے آمین ہمارے قلوب اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی خواتین (لجنہ اماء اللہ) کے لئے بھی خاص طور پر تشکر کے جذبات سے لبریز ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر بڑی خندہ پیشانی اور فراخدلی سے لبیک کہا اور براعظم یورپ کے ساحل پر ہالینڈ کی سرزمین میں اس خانۂ خدا کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا اور پھر اسے انجام تک پہنچایا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کار خیر کی بہتر رنگ میں جزاء عطا فرماوے آمین۔ جماعت کی جواں ہمت خواتین نے یورپ کی پہلی مسجد لندن میں تعمیر کی تھی دوسری ہالینڈ میں اور اب تیسری مسجد کا آغاز ڈنمارک میں کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم الشان کام کو باحسن انجام دینے کی توفیق اور ہمت بخشے۔ آمین

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو شروع ہوئے ۱۸ سال ہو گئے۔ جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۴۷ء میں پہلا مبلغ اس ملک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ مشن اس وقت سے ..... مسلسل مصروف جہاد ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس کا قدم ترقی پذیر ہے۔ ۵۵ء کا سال اس مشن کے لئے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ کہ اس سال کے وسط میں حضور اقدس بنفس نفیس اس ملک میں تشریف لائے اور احباب جماعت کو شرف باریابی حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ ہالینڈ کی مسجد اس وقت زیر تعمیر تھی۔ چنانچہ حضور اقدس باوجود علالت طبع کے خود اس زیر تعمیر مسجد میں تشریف لائے اور مسجد اور ہال کے درمیانی شرقی دروازہ میں قدم مبارک رکھکر احباب جماعت کے ساتھ ملکر اس ملک میں اسلام کی ترقی و کامرانی کے لئے دعا فرمائی۔ ہالینڈ کی جماعت کے لئے یہ ایک ایسا اعزاز ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے ایک اہم یادگار کے طور پر قائم رہے گا۔

اہل یورپ کے لئے اس مسجد کا قیام ایک بہت ہی تعجب خیز امر تھا۔ چنانچہ ہالینڈ کے اخباروں میں نماز ادا کرنے والوں کا فوٹو جب شائع ہوا تو اس کے نیچے یہ لکھا ہوا بھی نظر آیا۔ کہ یہ نظارہ کراچی یا قاہرہ کی کسی مسجد کا نہیں۔ بلکہ ہالینڈ کی ایک مسجد کا ہے۔ جو ہیگ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہوئی ہے۔ ان فقرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل یورپ کے لئے یہ ایک انہونی سی بات تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اور ہمارے اولوالعزم امام کی توجہ سے ہو کے رہی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک وما توفیقنا الا باللہ العظیم

بفضلہ تعالیٰ ہالینڈ کی ہماری مسجد سارے ملک کے مسلمانوں کے لئے ایک مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ جماعت کے ڈچ احباب تو اس مسجد سے وابستہ ہیں ہی۔ مگر ان کے علاوہ باہر سے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے مسلمان بھی اس مسجد کو ایک مرکز کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور اس سے خاص تعلق محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ عیدین وغیرہ کے موقعہ پر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مسلمانوں کے لئے یہ مسجد آماجگاہ بن جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک عرصہ سے لوگوں کا رجحان خاص طور پر اس طرف ہو رہا ہے کہ وہ اسلام کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں۔ اس غرض کے لئے ملک کے اطراف و جوانب سے روزمرہ بذریعہ خطوط اور ٹیلی فون مطالبات موصول ہو رہے ہیں۔ اور مختلف انجمنوں اور ایسوسی ایشنز کی طرف سے لیکچروں کے لئے دعوتیں مل رہی ہیں۔ چنانچہ اسی گذشتہ نومبر کے مہینہ میں ہالینڈ کے چھ مختلف شہروں میں ایسے لیکچرز دینے کا موقعہ ملا۔ جن کے بعد سوالات و جوابات کا لمبا سلسلہ جاری رہا۔ پھر اسی عام رجحان کا ہی اثر ہے کہ گذشتہ ماہ ڈچ محکمہ براڈکاسٹ نے نصف گھنٹہ کا پروگرام احمدیہ مشن۔ اس کی مساعی اور اسکے نظریات کے بارہ میں نشر کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ خاصہ کامیاب رہا۔ اسی طرح اس سال ملکی پریس میں بعض بہت طویل انٹرویو بھی فوٹوز کے ساتھ شائع ہوئے۔ جو متعدد صفحات پر پھیلے ہوئے تھے۔ یہ تمام اثرات اس بات کے آئینہ دار ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ یورپ میں ایک حرکت سی پیدا ہو چکی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس بیداری اور نئے رجحان سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ یہ کام ہمارے ابتدائی کام سے بھی زیادہ اہم اور مشکل ہے اور بہت سی ذمہ داریوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اس کے لئے کام کو وسیع تر کرنے کی بھی از حد ضرورت ہے۔ مگر اس کے مقابل پر ہمارے ذرائع بہت محدود ہیں۔ کام کو شروع کرنا تو آسان ہوتا ہے۔ مگر بعد میں اس کو سنبھالنا اور صحیح طریق اور نہج پر چلانا اس سے زیادہ اہم ہے۔ اور پھر اس کام کو بخیر و خوبی انجام تک پہنچانا اس سے بھی اہم۔ اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے ہم اپنے آسمانی آقا کے آگے ہی سرنگوں ہیں کہ اسے فضلوں کے بغیر یہ منزل ہم جیسے کمزور اور بے سروسامانوں سے سر ہونے کی نہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں بھی اس غرض کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے بدظنی نہ کرو

شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں۔ وہ اسکے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے۔ جو اسکے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ بدظنی کرتا ہے۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

ضروری پیغام احمدی بچوں کے نام

حضور نے ہماری درخواست پر شعبہ اطفال الاحمدیہ کی نئی کتاب "طفلِ امروز قائدِ فردا" کے لئے جو اہم اور قیمتی پیغام اپنے قلم سے رقم فرما کر عنایت فرمایا۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

پیارے بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرے گا۔ اور دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔ اور یہ کام خدائے غفور و رحیم نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے اور آپ اس جماعت کے اطفال ہیں۔ بڑے ہو کر آپ نے تبلیغِ اسلام اور قوموں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اسی عمر میں دین کی باتیں سیکھیں اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ امید ہے کہ آپ اس کے پروگرام میں شوق سے حصہ لیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(دستخط مرزا ناصر احمد۔ خلیفۃ المسیح)

درخواست ہائے دعا

۱۔ سردار بشیر احمد صاحب حافظ آباد سے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۲۔ خاکسار کے ابا جان سخت پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

(خاکسار مبشر احمد طاہر۔ کلاس ہفتم۔ غلہ منڈی ربوہ)

۳۔ میری والدہ محترمہ گوجرانوالہ میں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ملک حمید اللہ خاں گوجرانوالہ)

۴۔ ڈاکٹر نور الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ بدوملہی اکثر بیمار رہتے ہیں۔

احباب جماعت ان مبارک ایام میں ان سب احباب کے لئے دعا فرماویں۔

اعانت و شکریہ

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب چاہ بھاگو والا ضلع ملتان کے ذریعہ مندرجہ ذیل غیر از جماعت اصحاب نے مبلغ -/۵۵ روپے بطور عطیہ رسالہ خالد، تشحیذ الاذہان عنایت فرمائے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبولیت کا شرف بخشے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین اللھم آمین

۱۔ مکرم منشی منیر احمد صاحب ۲۔ مکرم مقبول احمد صاحب

۳۔ " محمود احمد صاحب ۴۔ " منظور احمد صاحب

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں چوہدری جان محمد صاحب نمبردار شیخ وال ضلع جالندھر حال بہادر نگر بعمر تقریباً ۹۵ سال مورخہ ۳۱/۱۲/۶۵ بروز جمعہ صبح تقریباً دو بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ نعش ٹرک کے ذریعہ بوہڑ لائی گئی۔ یکم جنوری ۶۵ء کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا۔

مرحوم ۱۹۱۴ء میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے شامل جماعت ہوئے۔ ساری زندگی تقویٰ و نیکی سے گذاری۔ کوئی زندہ اولاد نہیں۔ اپنے بھائی کے پوتے چوہدری جمال احمد صاحب کے پاس بہادر نگر میں رہتے تھے۔ جو ماموں جان مرحوم کی خواہش کے مطابق ان کا تابوت نامساعد حالات میں ربوہ لائے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

بزرگان سلسلہ اور احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(ناصر الدین آڈیٹر تحریک جدید ــــ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی۔ اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کیلئے لازمی ہے۔ اسکی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے۔ لہٰذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے۔ ربوہ کے محلہ جات فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جائے باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے۔ تو وہ رقم بھی جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جائے چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ادا کر دیا جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ لیکن ابھی تک اس کا خرچ پورا نہیں ہوا۔ جن جماعتوں نے اس کار خیر میں نمایاں حصہ لیا ہے اور اس وقت تک چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر چکی ہیں یا کم از کم ساٹھ فیصدی تک ادائیگی کر چکی ہیں۔ ان سب کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ یہ تمام جماعتیں سال ختم ہونے سے پہلے اپنا اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیں گی۔ یہ فہرست باقساط شائع کی جا رہی ہے۔ تا بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ ان کی جانوں اور ان کے مالوں میں برکت ڈالے اور آئندہ اپنی راہ میں اس سے بھی زیادہ قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

جن جماعتوں کی وصولی ساٹھ فیصدی سے کم ہے اور اس لئے ان کے نام اس فہرست میں نہیں آسکے انہیں چندہ جلسہ سالانہ کی پوری ادائیگی کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر کسی جماعت کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔ یہ لازمی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔

۱۔ سو فیصدی یا اس سے زیادہ وصولی

ضلع جھنگ:۔ چک ۵۔ ۔ چک ۴۲ آبادی لیلا ضلع سرگودھا:۔ چک ۴۶۔ چک ۸۷۔ احمد آباد جنوبی۔ ساہیوال ضلع لائلپور:۔ چک جھمرہ۔ چک ۶۰ شہباز پور۔ چک ۶۱ دھوڑ۔ چک ۲۳ کوٹھی جنڈ سنگھ والا۔ چک ۲۷ سیتلال۔ چک ۲۸۳ غوثپور چک ۲۸ اللہ آباد۔ چک ۲۰ ۔ ضلع میانوالی:۔ چک ۳۷ ضلع لاہور:۔ رکھ شیخ کوٹ۔ ضلع شیخوپورہ: کوٹ دیالداس کنگر گلی۔ ضلع گجرانوالہ:۔ بقاپور و دولو والی۔ آزاد کشمیر:۔ بھمبر۔ گلگت۔ ضلع سیالکوٹ:۔ بھاڈیوالہ۔ گوکل گلوئیاں۔ ڈیریانوالہ۔ ساہووال۔ چندے کے منگواٹے۔ گدیاں کوٹ پدا۔ عزیز پوری ڈوگری۔ ضلع گجرات:۔ بنگلہ ۱۸ بھلیر۔ سوک کلاں۔ کڑیانوالہ۔ ملیانہ۔ ضلع اٹک:۔ کوٹ فتح خاں۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ چاہ اسمٰعیل والا۔ ضلع مظفر گڑھ:۔ چک ۳ ضلع ملتان:۔ سرائے سدھو۔ چک ۳۹۰ شیخ پور چاہ بھنے والا ضلع منٹگمری:۔ ایل پلاٹ۔ دیپالپور۔ میرک۔ چک ۹۰ ۔ ضلع بہاولپور:۔ مانک نوشہرہ۔ ضلع سکھر:۔ سکھر ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۰۳ ۔ چک ۹ بستی نور پور۔ چک ۱۶۹ ۔ چک ۲۲۳ ۔ چک ۳۲۷ ۔ ضلع خیرپور:۔ گوٹھ دیہہ مرزا ضلع نوابشاہ:۔ گوٹھ امام بخش۔ قاضی احمد۔ سعید آباد۔ ضلع لاڑکانہ:۔ انور آباد۔ ضلع تھرپارکر:۔ چک ۲۷ کاچیلو ضلع حیدرآباد:۔ ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ لوطکا۔ کراچی۔ بلوچستان:۔ فورٹ سنڈیمن۔ قلات۔ مشرقی پاکستان:۔ مطلبچہ کوڑی۔ محمود نگر۔ چوڈنگا۔ (باقی) (ناظر بیت المال)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۵ جنوری۔ امریکی محکمہ خارجہ کے پریس آفیسر رابرٹ میکلوسکی نے کہا ہے کہ امریکہ کو امید ہے کہ تاشقند میں صدر محمد ایوب خان اور وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے درمیان ملاقات کے نتیجہ میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ مسٹر میکلوسکی سے اس ملاقات کے بارہ میں امریکہ کے تاثرات دریافت کئے گئے تھے۔

تاشقند ۵ جنوری۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے اپنے ملک تاشقند روانگی کے وقت صدر ایوب اور شاستری کے بیانات کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور انہیں کانفرنس کی کامیابی کے لئے حوصلہ افزا قرار دیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان سامراجیوں نے جو دشمنی پیدا کر رکھی ہے۔ توقع ہے کہ مجوزہ کانفرنس سے وہ کسی حد تک ختم ہو جائے گی۔

ماسکو ۵ جنوری۔ روسی اخباروں نے کل تاشقند کانفرنس کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔ پراودا اور سووسکایہ روسیہ نے خبر رساں ایجنسی تاس کے خاص نامہ نگاروں کی تاشقند سے بھیجی ہوئی مفصل رپورٹیں درج کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے صدر مقاموں میں دیئے گئے بیانوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ملکوں کے مدبر تاشقند کانفرنس سے ٹھوس نتائج کی توقع کرتے ہیں۔

تاشقند ۵ جنوری۔ یہاں مبصرین پاک و ہند کانفرنس کی کامیابی کے بارے میں جو کل شروع ہوئی ہے۔ زیادہ پر امید نہیں ہیں۔ کانفرنس جس طرف دنیا کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں شاید بحران کا شکار ہو جائے کیونکہ تنازعہ کشمیر کے بارے میں پاک و ہند کے موقف متضاد ہیں پاکستان کا موقف یہ ہے کہ تنازعہ کشمیر کا تصفیہ آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعہ ہو۔ جسے پاک و ہند دونوں اقوام متحدہ میں قبول کر چکے ہیں۔ ہندوستان اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے استصواب کے سوال کو زائد المیعاد قرار دیتا ہے۔ اور ریاست جموں و کشمیر پر اپنی خود مختاری کا دعویٰ کرتا ہے۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسی جن۔ جن کے ایما پر یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اپنی میزبان کی پوزیشن برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور وہ مصالحت کنندہ کے فرائض اختیار نہیں کرنا چاہتے۔ بہرحال ان کی یہ کوشش ہے کہ پاک و ہند کے مابین جنگ کی آگ فرو ہو جائے گی۔

راولپنڈی ۵ جنوری۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کے سربراہ ۷۳ سالہ جنرل نمو کل صبح ہوٹل کے کمرہ میں مردہ پائے گئے۔ وہ پندرہ سال سے مبصروں کے سربراہ تھے اور اس ہوٹل میں مقیم تھے وہ پرسوں ہی نیویارک سے یہاں پہنچے تھے وہ بڑے تندرست اور خوش نظر آتے تھے۔ ان کے بیرے کے مطابق وہ جنرل نمو سے آخری بار پرسوں رات کے ساڑھے گیارہ بجے ملا۔ کل صبح وہ انہیں چائے دینے گیا تو جنرل نمو کے کمرے کو خلاف معمول اندر سے چٹخنی لگی تھی۔ دستک دینے پر دروازہ نہ کھلا تو اس نے غسل خانے کے راستے اندر جا کر جنرل نمو کا دروازہ توڑا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو جنرل نمو اپنے بستر پر مردہ پڑے تھے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ۷۳ سالہ آسٹریلوی جرنیل کی موت دل کے دورہ کے باعث ہوئی ہے۔

لاہور ۵ جنوری۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر اے آر کارنیلیس نے کہا ہے کہ جب تک کشمیر کے عوام کو استصواب رائے کے ذریعے اپنا مستقبل طے کرنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا متنازعہ ریاست پر پاکستان کا دعویٰ برقرار رہے گا۔ اس دعوے کی خاطر اگر وہ جنگ کا آغاز کرنے پر مجبور ہوا تو وہ اس میں بھی حق بجانب ہوگا۔

جسٹس کارنیلیس نے جو کل اسلامیہ ڈگری کالج کی پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام طلباء کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے واضح کیا کہ ۱۹۴۷ء میں جب ریاست کا مہاراجہ بھاگ کر دہلی پہنچا اور اس نے بھارت سے الحاق کی دستاویز پر دستخط کرنا چاہے تو اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے معاہدے میں وضاحت شامل کر دی تھی کہ "الحاق کا فیصلہ ریاست کے عوام کی رائے کے تابع ہوگا۔ جس کا اظہار وہ آزادانہ استصواب سے کریں گے"

انھوں نے مزید کہا کہ وہ دستاویزات جن کی رو سے بھارت اور پاکستان کی آزاد مملکتیں معرض وجود میں آئیں یہ واضح کرتی تھیں کہ ریاست کے الحاق کا فیصلہ بعد میں وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق کیا جائے گا۔ چنانچہ بھارتی حکمرانوں کو سات برس تک اس پوزیشن سے انحراف کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن بعد میں وہ ریاست کو بھارت کا حصہ قرار دینے لگے۔ انھوں نے کہا کہ ان تمام اصولوں کے تحت جو برصغیر کی تقسیم کی بنیاد بنے کشمیر کو پاکستان ہی کا حصہ ہونا چاہیئے۔

فاضل چیف جسٹس نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے حالیہ جنگ میں جو عظیم الشان کامیابی حاصل کی ہے اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم ایک ایسے مقصد کے لئے لڑ رہے تھے جو سچا حقیقی اور اعلیٰ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے فی الحقیقت ایک بہت بڑے خطرے کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ جو ممالک خطرات کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ ہوں وہ زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوتے۔ پاکستان نے بھارت کے اچانک شدید اور زبردست حملے کا موثر جواب دے کر ثابت کر دیا کہ وہ زندہ رہنے کی ہمت اور صلاحیت رکھتا ہے۔ جسٹس کارنیلیس نے کہا کہ جنگ کے دوران قوم کو جن سرچشموں سے قوت حاصل ہوئی۔ ان میں ملک کا مذہب سرفہرست ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوموں کی تشکیل اور تنظیم میں جو مذہب جو کردار ادا کرتا ہے اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا یہ مذہب ہی تھا جس نے سرحدوں کے محافظوں کو قوم کے تہذیب و تمدن اور ملک کی آزادی و سالمیت کی خاطر جان دینے کی ہمت اور جذبہ عطا کیا۔

تائپے ۵ جنوری۔ عوامی چین نے ویٹ نام کے ساتھ ملی ہوئی اپنی شمالی سرحد کے ساتھ اپنی فضائیہ کی طاقت میں اضافہ کر دیا ہے جو اس کے خیال کے پیش نظر کیا گیا ہے یہ امریکہ کی جانب سے شمالی ویٹ نام پر بمباری میں اور تیزی کی جائے گی۔ اور ویٹ نام کی جنگ کو اور وسعت دی جائے گی۔ انگریزی زبان کے اخبار "چائنا نیوز" نے کہا ہے کہ چینی طیاروں کی تعداد جو مگ قسم کے ہیں۔ ۳۰ سے بڑھا سو کر دی گئی ہے

راولپنڈی ۵ جنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ کے قدامت پسند رکن مسٹر جان ٹیلے نے جنہوں نے حال ہی میں پاکستان اور آزاد کشمیر کا دورہ کیا تھا کہا ہے کہ اگر پاکستان و ہندوستان کشمیر کے بارے میں طبع سلیم سے کام لیں تو پاکستان کا مستقبل بہت شاندار ہوگا۔ مسٹر ٹیلے نے اس خیال کا اظہار ایک خط میں کیا ہے جو انہوں نے کشمیر ڈویژن کے ایک افسر کو بھیجا ہے

اعلان نکاح

عزیزم محمد شریف اختر ابن محمد الدین صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ نصرت اختر بنت نصیر احمد صاحب آف گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ دسمبر ۶۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مثمر ثمرات حسنہ سے نوازے اور فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

(خاکسار بشیر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور)

ہوائی
جوڑوں اور پٹھوں کا درد
خواہ کتنا ہی پرانا ہو پینز کیور (PAINS CURE) کے چار طاقتور کیپسولوں سے دور ہو جاتا ہے۔ تازہ تکلیف میں دو کیپسول سے بھی شفا ہو جاتی ہے۔ ملک سلیم احمد صاحب ناصر بی اے ایل ایل بی ربوہ فرماتے ہیں:-
"چار عدد کیپسولز (PAINS CURE) میں سے صرف دو میری ہمشیرہ نے استعمال کئے بفضلہ تعالیٰ تکلیف بالکل دور ہو گئی"
مکمل کورس دس روپے پہلے دو کیپسول تین روپے خرچ ڈاک سوا روپیہ۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل لاہور ۷ ربوہ

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر و خوبصورت و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔
فرحت اینڈ علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۳

روزے انسان میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات اور روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"دنیا میں انسان پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلاء مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہی اصول مقرر فرمایا ہے۔ بندہ جب خود ابتلاء لے آتا ہے یعنی وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ اسے روزے معاف کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ روزے بعد میں رکھ لینا۔ لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہے اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لئے ہلاکت کا موجب ہوں گے جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں۔ اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا۔ اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائے گی کہ اگر خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا۔ جیسے کسی شخص کی آنکھیں ہی جائیں تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں حالانکہ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کوئی نہیں۔ جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر خیال کرے کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا ڈاکٹر اسے جلاب دے اور وہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا وہ اسے کونین کھلائے اور وہ خیال کرے کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے اس سے زیادہ احمق کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو وہ بہرحال معالج کا مریض پر احسان ہے اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کیونکہ اس نے روحانی زہروں کو دور کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اس نے اسے روحانی گندوں کو دور کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے۔ جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے۔ بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے اگر اسے فاقہ نہ دیا جاتا تو اس کی ۲۰۔ ۲۲ سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی اسی طرح رمضان کے روزے ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا تو اس کی روحانیت مر جائے گی اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے۔ اصلی اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے اگر وہ برباد ہو گئی تو کیا فائدہ پس ہمیں اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے اور ان دنوں کو صحیح طور استعمال کرنا چاہیئے جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۰ء)

ایوب شاستری مذاکرات فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گئے

کشمیر کو ایجنڈے میں شامل کرنے پر مسٹر کوسیجن کا اصرار

تاشقند ۶ جنوری۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری نے کل صبح تاشقند کے نزدیک علیحدگی میں ایک اور ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ دونوں رہنماؤں نے فریقین کی مشترکہ دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کی بنیاد ہموار کی۔ بھارتی ترجمان نے ملاقات کو دوستانہ قرار دیتے ہوئے بتایا کہ اس میں تاشقند کانفرنس کے طریق کار کے متعلق بعض امور پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ پاکستانی ترجمان نے ملاقات کو تعمیری قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں سربراہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے خواہشمند ہیں۔ کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرنے کے لئے دونوں رہنماؤں نے وزارتی سطح پر اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جس کی روشنی میں پاکستان اور بھارت کے وزراء کا پہلا غیر رسمی اجلاس کل سہ پہر منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے نہ ہو سکا صدر ایوب اور مسٹر شاستری کے درمیان آج صبح علیحدگی میں ایک اور ملاقات ہوگی دریں اثناء مسٹر کوسیجن نے پرسوں رات مسٹر شاستری سے طویل ملاقات کی اور مسئلہ کشمیر کو ایجنڈے میں شامل کرنے پر زور دیا۔

صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری کے درمیان علیحدگی میں دوسری ملاقات کل صبح گیارہ بجے تاشقند کے نزدیک ایک دیہی مقام پر ہوئی اس ملاقات میں دونوں رہنماؤں کے مشیر یا مددگار موجود نہ تھے۔ دونوں رہنماؤں کی علیحدگی میں پہلی ملاقات پرسوں تیسرے پہر تاشقند کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کے فوراً بعد ہوئی۔ کل کی ملاقات کوئی ایک گھنٹہ جاری رہی۔

صدر ایوب اور مسٹر شاستری کی ایک اور ملاقات آج صبح ہو رہی ہے۔ دریں اثناء روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے پرسوں رات مسٹر شاستری سے دو گھنٹہ تک بات چیت کی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے بھارتی وزیر اعظم پر زور دیا کہ وہ مسئلہ کشمیر کو کانفرنس کے ایجنڈا میں شامل کرنے پر رضامند ہو جائیں پاکستان اور بھارت کے وزرائے خارجہ اور ان کے وفود کے بعض ارکان کا پہلا غیر رسمی اجلاس کل سہ پہر تاشقند میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس کانفرنس کی سرکاری بات چیت کے ایجنڈا پر تبادلہ خیالات کے لئے بلایا گیا تھا بعد کی اطلاع یہ ہے کہ اس اجلاس میں ایجنڈا پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔

اگر کانفرنس ناکام ہوئی تو اسکی ذمہ داری مسٹر شاستری پر ہوگی

تاشقند کانفرنس میں بھارت کے رویہ پر بی بی سی کا تبصرہ

لندن ۶ جنوری۔ بی بی سی نے کل رات تاشقند میں پاکستان اور بھارت کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس بلانے کے سلسلہ میں روس کے وزیر اعظم کوسیجن کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر کوسیجن نے پاک بھارت تنازعات کو حل کرنے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ امریکہ اور برطانیہ سے زیادہ مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ کم سے کم مسٹر کوسیجن کی ان کوششوں سے یہ بات ضرور واضح ہو گئی ہے کہ وہ اس علاقہ میں امن قائم رکھنے کے خواہشمند ہیں۔

مسٹر کوسیجن نے تاشقند میں کانفرنس منعقد کرا کے ایشیا میں روس کے وقار کو بلند کیا ہے بی بی سی کے مبصر نے کانفرنس کی کامیابی کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا آغاز مفاہمانہ انداز سے ہوا ہے لیکن اس کی کامیابی کے بہت کم مواقع ہیں، مبصر نے مزید کہا کہ کانفرنس ناکام ہوگئی تو اسکی براہ راست ذمہ داری بھارت کے وزیر اعظم مسٹر شاستری پر ہوگی۔ کیونکہ بھارت کشمیر کے مسئلہ پر ایک انچ بھی اپنا رویہ بدلنے پر تیار نہیں ہے اس نے کہا ہے مسٹر شاستری تو پاکستان کے ساتھ اور پاکستان بھارت کے درمیان حادثات کو روکنے اور فوجوں کی واپسی اور مہاجرین کی واپسی پر بات چیت کرنے پر تیار ہیں لیکن وہ مسئلہ کشمیر پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے ہیں۔